سید اسرار احمد نعمانی*

’’انا بفراقك یا ابراھیم لمحزونون‘‘

زمانہ مدتوں تک یاد کر کے روئے گا ہم کو گنے گا وہ ہماری خوبیاں جب ہم نہیں ہونگے
انہیں ڈھونڈتی ہیں نگائیں ہماری جو خود چھپ گئے ساری محفل سجا کے
وہ اٹھے تو افسردگی چھائی ایسی دیئے بزم کے بجھ گئے جھلملا کے

خاکِ زروبی نے علم وفضل کے لحاظ سے عظیم المرتبت گوہر یکتا شیوخ زمان اپنے سینے میں چھپائے ہیں یہی باکمال ہستیاں حضرت صدرالمدرسین دارالعلوم حقانیہ متکلم اسلام حضرت العلامہ عبدالحلیمؒ مفتی اعظم پاکستان فقیہ العصر حضرت شیخ الحدیث مفتی محمد فریدؒ ادیب العصر محقق دوراں شیخ الحدیث حضرت العلامہ ابراہیم فانیؒ زروبی کی زمین کی عظمت وکرامت کی عظیم دلیل ہیں کہ ایسے عظیم اکابر علمی سپوتوں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئی ہے۔

نورِ جہاں در ظلمتِ آباد بدن گم کردہ
آہ زاں یوسفؑ کہ تو در پیرہن گم کردہ

عجیب اتفاق ہے کہ یہ تینوں نفوسِ قدسیہ دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ ہی کے مسندِ حدیث پر جلوہ افروز ہوئے ہیں ۔ دارالعلوم حقانیہ میں ان کی جلوہ افروزی دنیائے حنفیت پر دلائل وبراہین کہ سایہ فگن بن سکے گی۔ دارالعلوم حقانیہ کے مسند حدیث پر بیٹھ کر دلائل وبراہین کے ایسے ابنار لگادیتے تھے کہ مہمانان رسول مکمل تشفی کے بعد بے اختیار زبان حال وقال سے اس شعر کو وِرد زبان بناتے۔

یزید وجھہ حسناً اذا ما ذرتہ نظراً

حضرت العلامہ شیخ الحدیث ابراہیم فانی اپنے عظیم والد صدر المدرسین دارالعلوم حقانیہ علامہ الدھر حضرت العلامہ عبدالحلیم نوراللہ مرقدہٗ کے بعد دارالعلوم حقانیہ میں ان کی مسند سنبھالے ہوئے تھے ، مگر حیات دنیوی کی بے ثباتی کا کیا کہیے ، حضرت صدرالمدرسین علامہ عبدالحلیم نوراللہ مرقدہٗ کے محدثانہ متکلمانہ اور مفتی محمد فرید نوراللہ مرقدہٗ کے محدثانہ فقہیانہ شان کے امین حضرت العلامہ ابراہیم فانی بھی فانی دنیا کو الوداع فرماگئے ۔

جنہیں ہم دیکھ کر جیتے تھے ناصر وہ لوگ آنکھوں سے اوجھل ہوگئے ہیں

---

* ایم ایس سی، آف رستم تحصیل وضلع مردان

آہ! ادیب العصر شیخ الحدیث علامہ ابراہیم فانیؔ کس قلم کس زبان سے یہ لکھوں اور یہ کہوں کہ آج دنیائے اسلام کے عظیم مایہ ناز مفکر ادیبِ بے مثل حضرت العلامہ ابراہیم فانی دارفانی سے رحلت فرما گئے ہیں وہ عظیم فقیہ بحرِ عمیق ،نکتہ دان، ادیب ،بے بدل ،عالم بے مثل دارالعلوم حقانیہ میں بہت ہی عظیم علمی و تصنیفی خدمات تاریخِ عالم پر رقم فرما کر الوداع فرما گئے ؂

کلیوں کو میں خونِ جگر دے کے چلا ہوں
صدیوں مجھے گلشن کی فضا یاد کرے گی

حضرت العلامہ ابراہیم فانیؔ دارالعلوم حقانیہ کے ایک مایۂ ناز محدث وفقیہہ اور میدان شعروسخن وادب کے بہترین شہشوار ،عصرِ حاضر کے بے مثال مفکر ،مدیر ناظم وناثر ،نقی وتقی تھے ۔عصریِ علوم کی سطح پر آجاتے تو آج ''پی ایچ ڈی'' ڈگری کیساتھ کسی بین الاقوامی یونیورسٹی میں پروفیسر کے عہدہ پر ہوتے لاکھوں میں تنخواہ لیتے بعدالوفات صدارتی سطح تعزیتی کانفرس کے انعقاد ہوتے اس کی خدمات کوخراج تحسین پیش کرنے کے سلسلے درسلسلے چلتے مگر اس درویش خدامست ،جامع محاسن شتّٰی نے عیش وعشرت کی زندگی کو لات ماری تھی ۔امیر المومنین فی التفسیر فنافِی القرآن دنیا ومافیھا سے بے خبر رموزقرآن سے باخبر شخصیت اپنے دور کے قطب الارشاد شیخ القرآن علامہ عبدالھادی شاہ منصوریؒ بڑے سوز کے ساتھ فرمایا کرتے تھے ؂

در لباس فقر دارم تاج سلطانی بسر — ہیچ حاجت نیست مارا باحصول سیم و زر
شال زربفت مبارک تجھے آے دولتمند — ہم کو کمبل میں دوشالے کا مزا ملتا ہے
مسند شاہی کی حسرت ہم فقیروں کو نہیں — فرش ہے گھر میں ہمارے چادر مہتاب کا
فقیری جس نے کی گویا کہ اس نے بادشاہی کی — جسے ظلِ ہما کہتے ہیں درویشوں کا کمبل ہے

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال اس کا نقشہ کچھ یوں کھینچتے ہیں ؂

کہاں سے تونے اے اقبال سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا بادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا

مولانا الطاف حسین حالیؔ نے بھی کمال کی حد کرتے ہیں ......

جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعتِ سلطانی — کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

حضرت العلامہ ابراہیم فانیؔ نے دارالعلوم حقانیہ کی چٹائی پر اپنی قیمتی زندگی کی لیل ونہار حدیثِ یار کی تکرار وخدمت کیلئے وقف فرمائی تھی ......

ماہر چہ خواندہ اہم فراموش کردہ ایم — الاحدیث یار کے تکرار مے کنم

دنیا کی بقا آپ جسے اولیاء اللہ کی دامن سے وابستہ ہیں، اگر میں حضرت ابراہیم فانیؒ کو اولیاء اللہ کا منفرد پھول نہ کہو تو پھر روئے زمین پر اولیاء کا ملنا تو ناممکن ہوگا۔

حضرت العلامہ ابراہیم فانی کی رگ رگ میں اپنے شیخ و مربی قائد شریعت شیخ الحدیث عبدالحقؒ اور ان کے لگائے ہوئے باغ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور اس کا ثبوت انہوں نے تادم تک دیا۔

دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت ومحبت:

دارالعلوم حقانیہ کے چند طلباء آپ کی عیادت کے لئے ہسپتال میں آپ سے ملنے آئے تھے آپ نے تمام شیوخ حقانیہ کا حال واحوال معلوم کی فرمایا ''میرا ارادہ ہے دارالعلوم حقانیہ کے ہر ایک مدرس کے اوصافِ حمیدہ کی مکمل تاریخ ،تاریخ وصفحہ قرطاس پر رقم کروں ۔مگر تقدیر کو کچھ اور منظور تھا۔

خاندان حضرت شیخ الحدیث سے عقیدت ومحبت:

زندگی تو دارالعلوم حقانیہ کے احاطہ میں گزر رہی ہے مگر جب دنیا سے جاؤں گا تو میرا جنازہ شیخ الحدیث ابن شیخ الحدیث مسلکِ حق ،وعلماءِ حق کے آبرو بین الاقوامی شہرت یافتہ ،دانائے علم وسیاست ،محدث جلیل ہمارے خاندان کے قبلہ وکعبہ حضرت شیخ الحدیث حضرت العلامہ سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم پڑھائے گا مگر فانی کی قسمت پر چشمِ فلک بھی ترسا ،چشمِ فلک کو بھی حضرت فانؔی پر رشک آنے لگا حضرت شیخ الحدیث علامہ سمیع الحق بیت اللہ کے سایہ میں غلاف کعبہ پکڑ کر اس کی درجات کی بلندی کے لئے اشکوں کی برسات میں گریہ وزاری میں مصروف تھے۔ادھر دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ الحدیث علامہ انوارالحق آپ کا جنازہ پڑھا رہے تھے۔

صدرالمدرسین دارالعلوم حقانیہ علامہ عبدالحلیمؒ کا جنازہ جب جارہا تھا تو علماء وطلباء اور صحابہ کرام فرمارہے تھے آج صدرالمدرسین ہم سے رخصت ہوئے ہیں ،مگر علامہ ابراہیم فانیؒ کا جنازہ جب جارہا تھا تو شیوخ حقانیہ فرمارہے تھے صدرالافاضل کا جنازہ جارہا ہے اور حضرت ابراہیم فانی زبان حال سے جامعہ کو یوں الوداع کہتے ہوئے تاقیامت ہم سے جدا ہوئے۔

چنین قفس نہ سرائے مند خوش الحان است   روم بہ گلشن رضوان کہ مرغ آں چمنم
کچھ ایسے بھی بزم سے اٹھ جائیں گے جن کو   تم ڈھونڈنے نکلوگے مگر پا نہ سکوگے
ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے   ہر شاخ پہ اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

☆ ☆ ☆